Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | بدھ - ۸ - رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ - ۳ - امان ۱۳۷۲ ہش - ۳ - مارچ ۱۹۹۳ء | نمبر ۵۳

اللہ تعالیٰ کا بُنیادی فضل

انسان کو عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے بنیادی فضل اللہ تعالیٰ سے یہ چاہنا چاہیئے کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں تقویٰ دے۔ اے ہمارے ربّ! ہمیں تقویٰ اختیار کرنے کی طاقت اور استعداد دے۔ اے ہمارے ربّ! ہمارے اعمال کو تقویٰ کے قلعہ میں محفوظ کرلے۔ اے ہمارے ربّ! ہمارے اعمال کو تقویٰ کے نور میں لے لے اور منور کر دے اور اے ہمارے ربّ! تقویٰ کی روحانی خوبصورتی ہمارے اعمال پر چڑھا۔ وہ تجھے مقبول ہوجائیں اور تو ہم سے راضی ہوجائے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثالث)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنی چاہیئے اور اس پر کاربند ہونا چاہیئے۔ اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوفِ خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھاوے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ بیعت پھر اس کے واسطے اور بھی باعثِ عذاب ہوگی۔ کیونکہ معاہدہ کر کے جان بُوجھ اور سوچ سمجھ کر نافرمانی کرنا سخت خطرناک ہے۔ مَیں خوب جانتا ہوں کہ ان باتوں کا کسی دل میں پہنچا دینا میرا کام نہیں اور نہ ہی میرے پاس کوئی ایسا آلہ ہے جس کے ذریعہ مَیں اپنی بات کسی کے دل میں بٹھا دوں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۰۴-۶۰۵)

درخواست دعا

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ پاکستان تحریر فرماتی ہیں:

سیّدہ مہر آپا صاحبہ اپنی آنکھ کے آپریشن کے لئے راولپنڈی گئی ہیں۔ جہاں دیکھ کر ڈاکٹر فیصلہ کریں گے کہ کب ہوگا۔ سب احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ ان کے کامیاب آپریشن ہونے اور مکمل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

نیز میرے بہنوئی پیر صلاح الدین صاحب دل کے حملے سے بیمار ہیں اور ایم۔ ایچ ہسپتال میں داخل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ ان کی صحت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

اعلانِ ولادت

مکرم عبدالقدیر فیاض صاحب نائب ناظم وقفِ جدید برائے تھر سندھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۶ر فروری ۹۳ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام عبدالباری تجویز فرمایا ہے۔

نومولود مکرم میاں نظام الدین صاحب باب الابواب ربوہ کا نواسہ اور مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب چانڈیو آف قمر آباد سندھ کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

سانحۂ ارتحال

محترم چوہدری سراج دین صاحب ۱۵/۱۶ دارالنصر غربی ربوہ ۲۶ر فروری ۱۹۹۳ء کو مغرب کے قریب دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے۔ آپ کی عمر ۷۵ برس تھی۔ اگلے روز بعد عصر بیت الاقبال دارالنصر غربی ربوہ کی

باقی صفحہ ۷ پر

کام کرنے سے پہلے نفس کا محاسبہ کرنا چاہیئے

اقتباس از تقریر فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"ہر ایک انسان کو چاہیئے کہ جب وہ کوئی کام کرنے لگے تو اس کے شروع کرنے سے پہلے اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور اس سے دو سوال کرے۔ (۱) اس کام کے کرنے کی غرض کیا ہے؟۔ (۲) کس کی خاطر یہ کام کرنے لگا ہے؟ سوال اوّل تو اس کو یہ فائدہ دے گا کہ اگر وہ کام بُرا ہے تو اس سوال کے جواب سے اس کی برائی کا اس کو علم ہوجائے گا کیونکہ اغراض کے ساتھ ہی چیزوں کی نیکی یا بدی وابستہ ہے۔ جب اس کا نفس اس کے سوال کا جواب دے گا اور اس کام کی برائی اس پر ظاہر ہوگی تو خود بخود اس کے دل میں شرمندگی پیدا ہوگی اور نفس کا جوش ٹھنڈا پڑ جاوے گا کیونکہ شرمندگی اور ندامت سے نفس کا جوش ٹھنڈا پڑ جایا کرتا ہے مثلاً چوری ہے اس کے ارتکاب کا جب خیال پیدا ہو تو اپنے آپ سے سوال کرے کہ مَیں کیوں کرنے لگا ہوں۔ کہے گا۔ مال حاصل کرنے کے لئے۔ اس پر سوال کر سکتا ہے کہ مال حاصل کرنے کے واسطے خدا نے اور ذریعے نہیں بنائے؟ کہ مَیں دوسرے کا مال بلاوجہ لوٹتا ہوں اور اگر میرے ساتھ ایسا ہی معاملہ کوئی کرے تو میں اسے کیسا ناپسند کروں گا۔ اس طرح اس کا نفس لاجواب ہوجائے گا اور وہ چوری کرنے سے رُک جائے گا تو یہ پہلا محاسبہ ہے جو کسی کام کے کرنے سے پہلے نفس سے کرنا چاہیئے۔ ہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض اوقات جب کسی فعل کے متعلق نفس سے سوال کیا جائے گا تو وہ جواب دے گا کہ یہ نیکی ہے لیکن اس پر اگر جرح کی جاوے تو پکڑا جائے گا۔ اور شرمندہ ہوگا تو بہت سے گناہ پہلے ہی سوال پر چھوٹ جائیں گے اور بہت سے دوسرے تیسرے پر۔ لیکن کبھی ایسا ہوگا کہ اس محاسبہ کے بعد معلوم ہوگا کہ جو کام یہ کرنے لگا ہے وہ نیکی ہے اور اس کے اور دوسروں کے لئے موجب نفع ہے اس وقت بھی یہ محاسبہ کو ختم نہ کرے بلکہ محاسبہ اولیٰ کی دوسری شق سے کام لے اور وہ یہ ہے کہ

(۲) اپنے نفس سے سوال کرے کہ یہ کام مَیں کس کی خاطر کرتا ہوں؟ اس سوال کے جواب سے اسے معلوم ہوگا کہ کئی باتیں جو بظاہر نیک معلوم ہوتی تھیں درحقیقت بد باتیں تھیں مثلاً نماز پڑھتے وقت یا صدقہ دیتے وقت یا احسان کرتے وقت پہلے محاسبہ کے جواب میں اس کا نفس ثابت کرے گا کہ یہ سب کام مفید ہیں لیکن اگر ریا اور سمعت کے لئے یہ اس نے کام کرنے چاہے تھے تو دوسرے سوال کے جواب پر کہ میں یہ کام کس کی خاطر کرنے لگا ہوں۔ وہ جُبہ نیکی کا جو نفس نے ان کاموں کو پہنایا تھا اُتر جاوے گا اور اسے معلوم ہو جاوے گا کہ یہ نیکی بھی بدی تھی اور فوراً یہ اپنے ارادہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۔ امان ۱۳۷۲ ہش ۳۔ مارچ ۱۹۹۳ء

قربانی اور رزق میں وسعت

کہا تو یہ بھی جاتا ہے کہ خدا دیتا ہے تو چھپّر پھاڑ کر دیتا ہے۔ لیکن یہ تو استثنائی حالات میں دینے والی بات ہے۔ جو اس نے معمول مقرر کیا ہے وہ تو یہی ہے کہ انسان محنت کرے تو وہ دیتا ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھا رہا تو کچھ بھی نہیں ملے گا۔ یہ بھی کہتے ہیں خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ گویا کہ ہاتھ پاؤں ہلاؤ۔ تگ و دَو کرو تو تمہیں کچھ ملے گا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسان کے لئے وہی کچھ ہے جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے۔

یہ ساری باتیں بتاتی ہیں کہ محنت انسان کرتا ہے نوازتا خدا ہے۔ خدا تو محنت کے بغیر بھی نواز سکتا ہے اور بعض اوقات نوازتا بھی ہے۔ لیکن کاروبار حیات کو چلانے کے لئے اور سب کو سچّی محنت کا پھل دینے کے لئے اس نے سنت یہی جاری کر رکھی ہے کہ محنت کرو اور کماؤ۔ بلکہ یہ بھی تو کہا جاتا ہے کہ سب سے بہتر کھانا وہ ہے۔ جو انسان اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا ہے۔ ہمیں کہا گیا ہے کہ مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دو۔ یہ بھی مزدور اور مزدوری کا احترام ہی ہے۔ اور احترام اسی چیز یا شخص کا کیا جاتا ہے۔ جو پسندیدہ ہو۔ گویا مزدور پسندیدہ شخص ہے اور مزدوری پسندیدہ بات۔

اور جب اپنے ہاتھ کے کمائے ہوئے میں سے ایک حصّہ قربانی کے لئے الگ کرتا ہے تو اسے مزید محنت کر کے زیادہ کمانے کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔ اس کی اپنی کمائی ہوئی رقم کس قدر "کم" ہو گئی ہے اس لئے زیادہ کمانے کا جذبہ پیدا ہوا۔ قربانی کرنا اسے پسند ہے۔ اس لئے بھی زیادہ کمانے کی ضرورت پیش آئی۔ اور اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ انسان محنت کرے اور کمائے۔ اور جب اس کمائے ہوئے میں سے وہ کچھ خدا کی راہ میں دیتا ہے۔ قربانی کرتا ہے۔ تو لازماً خدا اس سے خوش ہوتا ہے۔ اور اس کی کمائی کو مزید پھل لگاتا ہے۔

گویا کہ "قربانی" دو طرفہ عمل پیدا کرتی ہے۔ قربانی کر کے انسان کے دل میں زیادہ کمانے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور قربانی سے اللہ تعالیٰ بھی اس شخص کو زیادہ دینے کا فیصلہ کر لیتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا بالکل درست ہے کہ قربانی سے رزق میں غیر معمولی وسعت ملتی ہے۔

خدا کرے کہ ہم ہر قربانی کیلئے ہر وقت تیار پائے جائیں۔

اِک ذرّۂ حقیر دیا اس کی راہ میں
اور اس نے کائنات کے پردے اُٹھا دئے
دیتا ہے وہ تو دیتا ہے چھپّر کو پھاڑ کر
اِک قطرہ لے کے رزق کے دریا بہا دئے

ـــــ ابو الاقبال

سب عنایت ہے مرے محبوب کی

میرے آنگن میں خوشی اتری نہ تھی
ہاں! سُنی تھی پر کبھی دیکھی نہ تھی

چاند پہلے کیوں بھلا لگتا نہ تھا
شاید اس کی چاندنی ایسی نہ تھی

پھول کھلتے ہوں گے پہلے بھی مگر
تازگی ان کی کبھی بھائی نہ تھی

ایک چوتھائی صدی کی ہے قسم
تھی قلم سے دوستی ایسی نہ تھی

گیت بھی لکھّے غزل بھی نظم بھی
کوئی شئے لیکن پسند آئی نہ تھی

اشک پہلے بھی تھے بے قابو مرے
لیکن ان میں کوئی رعنائی نہ تھی

ہاتھ میں بیدار تھی ایسی لکیر
جو کسی کو بھی نظر آئی نہ تھی

ہاں! اسی گلشن میں تھی بادِ صبا
یوں مگر اٹھکیلیاں کرتی نہ تھی

باغباں سے دوستی اپنی جگہ
پھول سے لیکن شناسائی نہ تھی

بات ہو اس قدسئ مجذوب کی
سب عنایت ہے مرے محبوب کی

عبد الکریم قدسی

عنوان مضمون نویسی سہ ماہی دوم "عجز وانکسار"
آخری تاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۹۳ء ـــ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

علمی مسائل

فرماتا ہے۔ اے لوگو تم کو مرنے کے بعد کی زندگی کے متعلق کیوں شبہات ہیں کیا تم دیکھتے نہیں کہ تمہاری پہلی پیدائش کس طرح بے جان چیزوں سے ہوتی ہے مٹی سے سبزہ نکلتا ہے اور پھر اس سبزہ کو کھاکر نطفہ بنتا ہے۔ پھر نطفہ خون کے لوتھڑے کی شکل اختیار کرتا ہے۔ پھر وہ گوشت کی شکل اختیار کر لیتا ہے جس کا کچھ حصہ تو انسانی جسم کی شکل اختیار کر چکا ہوتا ہے اور کچھ حصہ ابھی ایسی شکل اختیار نہیں کر چکا ہوتا۔ پیدائش کی یہ ترتیب اس لئے رکھی گئی ہے تاکہ ہم اس سے تمہاری روحانی پیدائش کا اندازہ بھی تمہیں بتا سکیں۔ اور جب ہم جنین کو ایک حد تک پیدا کر لیتے ہیں تو ہم اس کو ایک عرصہ تک رحم میں رکھتے ہیں۔ پھر اسے ایک بچہ کی شکل میں باہر نکالتے ہیں تاکہ آہستہ آہستہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں سے کسی کی روح تو پہلے ہی یعنی دنیا میں کام کرنے سے پہلے قبض کرلی جاتی ہے اور تم میں سے بعض کو بڑھاپے کی کمزور عمر تک لے جایا جاتا ہے تاکہ ایک خاص مقدار تک علم حاصل کر کے وہ بالکل جاہل ہو جائے۔ اور تم زمین کو بھی دیکھتے ہو کہ وہ بالکل بے طاقت پڑی ہوتی ہے لیکن جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہانے لگتی ہے اور اس کی سبزی اگنے لگتی ہے اور ہر قسم کے خوبصورت نباتی جوڑے اگانے لگتی ہے۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات پوری ہو کر رہتی ہے اور وہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر اس چیز پر قادر ہے جو اس کے منشاء کے مطابق ہوتی ہے (—) یہاں یہ نہیں آیا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے بلکہ یہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا اظہار پسندیدہ چیزوں میں ہوتا ہے۔ ناپسندیدہ چیزوں میں نہیں۔ پس یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیا خدا جھوٹ بول سکتا ہے یا کیا خدا چوری کر سکتا ہے یا کیا خدا خودکشی کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ سب چیزیں ناپسندیدہ ہیں۔ اور قدرت کے اظہار کے خلاف ہیں۔

قرآن شریف یہی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسندیدہ چیزوں کا اندازہ کرنے والا ہے جو قدیر کے معنے ہیں یعنی ایسے امور کو ظاہر کرنے والا ہے جو اس کے منشاء کو پورا کرتے ہوں۔ غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان تمام باتوں کو دیکھ کر تمہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ جس طرح جسم کی پیدائش تدریجاً ہوتی ہے اسی طرح روح کی پیدائش بھی تدریج سے ہوتی ہے ۔۔۔۔۔۔ نہ خدا کی طرف سے آنے والی زندگی فوراً اظہار کرتی ہے اور نہ قوموں پر آنے والی موت فوراً نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ ہاں خدا کی باتیں ضرور پوری ہو کر رہتی ہیں۔ اور جس کے لئے زندگی مقدر ہو اس کو زندگی مل جاتی ہے۔ اور جس کے لئے تباہی مقدر ہو اس پر تباہی آجاتی ہے اور جن کے لئے زندگی مقدر ہے۔ خواہ وہ قبروں میں پڑے ہوئے نظر آتے ہوں۔ پھر بھی وہ زندہ ہو کر رہیں گے اور جن کے لئے موت مقدر ہے وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کج بحثی کرتے چلے جائیں گے۔ اور تکبر سے کام لیں گے اور چاہیں گے کہ دوسروں کو بھی گمراہی میں ڈالیں۔ لیکن آخر وہ دنیا میں بھی ذلیل ہوں گے اور قیامت کے دن بھی عذاب پائیں گے۔ لیکن خدا کی طرف سے آنے والا عذاب بلاوجہ نہیں ہوتا وہ انسان کی اپنی کرتوتوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے کہ انسان اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہو بے دلی سے اس کی عبادت مقبول نہیں ہوتی خوشی اور رنج دونوں میں اس کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ ورنہ ایسے ایمان کا کوئی فائدہ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ایمان جو انسان کو خدا تعالیٰ کے انعامات کا وارث کرتا اور اس کو مقرب اور نعماء اللہ کا جاذب بناتا ہے وہ وہی ایمان ہوتا ہے۔ جو ہر قسم کے شکوک و شبہات سے پاک اور ماسوی اللہ کی محبت سے خالی ہو۔ ہمارے ملک میں بھی لوگ کہا کرتے ہیں کہ دو کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان کبھی بچ نہیں سکتا۔ اگر دونوں کشتیاں کچھ وقت تک اکٹھی بھی چلی جائیں تب بھی پانی کی رو ایک نہ ایک وقت ان کو ضرور علیحدہ کر دے گی۔ اور ان کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان غرق ہو کر رہے گا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتا جو منہ سے تو اس کے ساتھ اپنی محبت کا دعویٰ کرتے ہوں اور عملی طور پر رات دن وہ دنیا پر گرے رہتے ہوں۔ اور خدائی احکام کو پس پشت ڈال رہے ہوں۔ جب ترکوں نے بغداد پر حملہ کیا تو اٹھارہ لاکھ آدمی انہوں نے قتل کر دیا تھا۔ ایسی تباہی اور بربادی کے وقت کچھ لوگ ایک بزرگ کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ آپ دعا کریں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس تباہی سے بچالے انہوں نے کہا میں کیا دعا کروں۔ میں تو جب بھی ہاتھ اٹھاتا ہوں مجھے آسمان سے ملائکہ کی یہ آواز سنائی دیتی ہے کہ ایہا الکفار اقتلوا الفجار۔ یعنی اے کافرو۔ ان فاجر مسلمانوں کو خوب مارو۔ حالانکہ بظاہر ان میں سے ایک فریق جو مارا جا رہا تھا۔ خدا اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا تھا اور دوسرا فریق دین سے کوئی تعلق نہیں رکھتا تھا۔ مگر چونکہ مسلمان کہلانے والوں نے مذہب کو صرف نام کے طور پر قبول کیا تھا اپنے قلوب میں انہوں نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ اس لئے ان پر عذاب آگیا۔ پس انسان کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اپنے ایمان کا جائزہ لیتا رہے اور دیکھتا رہے کہ اس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ کیسا تعلق ہے اور آیا عسر اور یسر دونوں حالتوں میں وہ وفاداری کے ساتھ اپنے عہد پر قائم ہے یا نہیں۔ اگر انعام کے وقت وہ خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا اور مصیبت کے وقت یہ کہنا شروع کر دیتا ہے کہ خدا نے پہلے مجھ پر کون سا احسان کیا تھا جو یہ مصیبت بھی بھیج دی تو صاف پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ اس کا ایمان محض دھوکا تھا۔ کامل الایمان وہی شخص کہلا سکتا جو ہر ابتلاء اور مصیبت میں ثابت قدم رہتا ہے بلکہ مصائب کے آنے پر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اور زیادہ جھک جاتا اور اپنے اندر پہلے سے بھی زیادہ عجز اور انکساری پیدا کرتا ہے۔ یہی بات اس جگہ بیان کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط رکھنا چاہیئے اور کسی مصیبت میں بھی اس سے اپنا تعلق قطع نہیں کرنا چاہیئے۔

کس نے کیا کہا

فرنٹیئر پوسٹ
۲۲۔ فروری ۱۹۹۳ء

"فرنٹیئر پوسٹ" کے ۲۲ فروری ۹۳ء کے شمارے میں غلام کبریا صاحب کہتے ہیں۔

"مجھے یقین ہے کہ ہر مسلمان بلکہ ہر انسان کابل پر راکٹ گرنے سے انسانی جانوں کی ہلاکت پر افسوس کا اظہار کریگا جو لوگ مارے جا رہے ہیں وہ مسلمان ہیں بلکہ اچھے مسلمان ہیں جن کی اکثریت صوم و صلوٰۃ اور دوسرے اسلامی فرائض کی پابند ہے۔ مسجدیں دیگر عمارتوں کے ساتھ تباہ کی جا رہی ہیں۔ جو لوگ راکٹ چلا رہے ہیں یا آرٹلری شیلنگ کر رہے ہیں جن سے مسلمان مارے جاتے ہیں اور مسجدیں منہدم ہو جاتی ہیں۔ وہی لوگ ہیں جنہیں مجاہدین کہا جاتا تھا۔ اسلام میں جہاد کوئی عام سی جنگ نہیں ہے جس کا مقصد زمین کے خطوں کا فتح کرنا ہو۔ یہ ایک ایسی لڑائی ہے جو انسانی اقدار کو قائم کرنے کے لئے ہے۔ ایسی اقدار جو اسلام نے پیش کی ہیں جہاں انسانی حقوق کی پاسداری کی جاتی ہے اور انہیں مقدس سمجھا جاتا ہے۔ مجاہد اسلامی خوبیوں کا مجسمہ ہوتا ہے اور اس لئے انسانی حقوق کا سرپرست بھی (CUSTODIAN) ہر وہ جنگ جو مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان لڑی جائے جہاد نہیں کہلا سکتی۔ صرف وہ جنگ جہاد ہے۔ جو ایسے لوگ لڑتے ہیں جو اسلامی خوبیوں کے حامل ہوتے ہیں اور اسلامی اقدار اور انسانی حقوق کی حفاظت کے لئے لڑتے ہیں۔ وہ لوگ جن کے راکٹ اور جن کی شیلنگ سے کابل میں مسلمان مارے جا رہے ہیں اور مسجدیں منہدم ہو رہی ہیں۔ مجاہدین کی تعریف میں نہیں آتے۔ یہ ایک نہایت عجیب بات ہوگی کہ انہیں اسلامی اقدار کا حامل سمجھا جائے جبکہ وہ روسیوں کے ساتھ لڑتے تھے اور اب انہوں نے ان اقدار کو ترک کر دیا ہے۔ پاکستان میں جو لوگ اپنے آپ کو اسلام کے کسٹوڈین کہلاتے ہیں۔ وہ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ لوگ جو مسلمانوں کو ہلاک کر رہے ہیں اور مسجدوں کو منہدم کر رہے ہیں پہلے بڑے شوق سے ایک دوسرے کو مارتے تھے۔ جب انہوں نے روس کے خلاف جہاد کیا تھا۔ کیا یہ دوغلہ پن نہیں ہے مجھے لازماً یہ کہنا پڑتا ہے کہ جو لوگ ایک اچھے مقصد کے لئے اکٹھے نہیں ہو سکتے اگرچہ یہ آزادی ہی کی جنگ کیوں نہ ہو وہ اسلامی تعلیمات کی مخالفت کرنے والے ہیں۔ اسلامی تعلیم تو یہ ہے کہ نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ یہ افغان لیڈر اپنے ذاتی مفاد کے لئے اور زمین کے خطوں کو اپنی ملکیت میں لانے کے لئے لڑتے تھے اور اب بھی وہ ایسا ہی کر رہے ہیں۔ اسلامی نقطہ نظر سے افغانیوں کی یہ لڑائی نہایت افسوسناک ہے۔ یہ پہلے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــ نون۔ سین

امریکہ میں بھارتی لابی

انگریزی روزنامہ ڈان میں مسٹر محمد علی صدیقی کہتے ہیں کہ یوں لگتا ہے کہ امریکہ کے دارالحکومت میں ہندوستان کی لابی خاصی تیز ہوگئی ہے وہاں حال ہی میں ایک غیر رسمی گروپ تشکیل دیا گیا ہے جس کے ارکان کانگرس کے آٹھ افراد ہیں جنہوں نے یہ تہیہ کیا ہے کہ وہ ہندوستان کے امریکہ کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنائیں گے۔ اور امریکہ میں بسنے والے ہندوستانیوں کی بہبود کا خیال رکھیں گے۔ اس گروپ نے اپنے دروازے ری پبلکن اور ڈیموکریٹ دونوں کے لئے کھلے رکھے ہیں اس لابی کی خاص طور پر ضرورت اس لئے پیش آئی کہ گزشتہ دنوں بھارت میں خاصا قتل و غارت ہوا اور اس سے امریکہ کے لوگوں میں ہندوستان کے متعلق نفرت پیدا ہوئی اور لوگوں کو یہ شک شبہ ہونے لگا کہ ہندوستان ایک سیکولر اور جمہوری ملک رہ سکے گا یا نہیں ان آٹھ افراد نے ایک خط نمائندگان اور سینیٹرز کو ارسال کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان امید کی روشنی کا ایک مینارہ ہے خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں جہاں کہ عام طور پر جمہوریت فوج کے ہاتھوں پامال ہوجاتی ہے اور ڈکٹیٹر شپ قائم ہوجاتی ہے ہندوستان کی تعریف کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے اور نئی دہلی کے ذکر سے یہ بات بھی سامنے لائی گئی ہے کہ یہاں ایک مضبوط پارلیمانی طرز حکومت قائم ہے اور یہاں کی عدلیہ انتہائی طور پر غیر جانبدار اور آزاد ہے اقتصادیات کے سلسلہ میں ہندوستان نے جو حال ہی میں اصلاحات کی ہیں ان کی بھی تعریف کی گئی ہے۔ مزید کہا گیا ہے کہ ہندوستان نہ صرف ساری دنیا میں ایک بہت بڑی صارف منڈی ہے بلکہ امریکہ کا بھی بہت بڑا تجارتی شریک ہے دوسرے بھارتی امریکیوں سے بھی اس بات کی توقع کی گئی ہے کہ وہ بھی اس گروپ میں شامل ہوجائیں خاص طور پر ہندوستان سے جاکر امریکہ میں بسنے والے لوگ جو دس لاکھ کے قریب ہیں۔ یہ عام طور پر پیشہ ور ہیں اور کہا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے پیشے کی مہارت کی وجہ سے امریکہ کی اقتصادیات اور امریکہ کی ثقافت کو بہت زیادہ فائدہ پہنچایا ہے اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ ان سب باتوں کے باوجود لوگ ان کے خلاف ناروا سلوک کرتے ہیں اور نفرت کی وجہ سے جرائم کا ارتکاب بھی ہوتا ہے اس خط میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اب چونکہ سرد جنگ ختم ہوگئی ہے اس لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہندوستان اور امریکہ کے تعلقات زیادہ بہتر ہوجانے چاہئیں۔

ملائشیا۔ اخلاقی تعلیم

رسالہ فوکس ستمبر ۱۹۹۲ء کے مطابق دی کیتھولک نیوز نے بتایا ہے کہ ملائشیا میں غیر مسلم سیکنڈری سکولوں کے طلباء کو اس سال یعنی ۱۹۹۳ء کے آغاز سے اخلاقی تعلیم دینے کا انتظام کیا جائے گا۔ یہ بات ملائشیا کے ڈپٹی منسٹر برائے تعلیم کی طرف منسوب کی گئی ہے۔ انہوں نے یہ بیان ۲۱ جولائی ۱۹۹۲ء کو دیا تھا حکومت کی پالیسی اس بات کی مظہر ہے کہ جہاں تک اخلاقی تعلیم کا تعلق ہے اس کی بنیاد مذہبی اقدار نہیں ہوں گی اسی سطح کے مسلمان طالب علم اسلامی اخلاقی اقدار کی کلاسوں میں تعلیم حاصل کریں گے جو طلباء ثانوی تعلیم کے پانچویں سال کا ۱۹۹۳ء میں امتحان دیں گے۔ وہ اس نئی سکیم کے مطابق امتحان دیں گے۔ یہ پہلی کلاس ہوگی جو ایسا کرے گی۔ اخلاقی تعلیم کو لازمی بنانے کی سکیم نیوز انٹگریٹڈ سیکنڈری سکول کریکولم کے مطابق ہے جو ۱۹۸۹ء میں پہلی کلاس کے طلباء سے شروع کیا گیا تھا۔ پہلی فارم کا طالب علم دراصل ثانوی تعلیم کے پہلے سال کا طالب علم ہوتا ہے۔ اور اس سے پہلے اس نے پرائمری تعلیم میں چھ سال گزارے ہوتے ہیں مسلمان طلباء تو اسلام کو ایک مضمون کے طور پر پڑھیں گے۔ غیر مسلم طلباء بجائے اپنے اپنے مذہب کی تعلیم حاصل کرنے کے اخلاقی تعلیم کی کلاسوں میں بیٹھیں گے۔ غیر مسلم مذہبی رہنماؤں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اخلاقی تعلیم کو مذہب کے عقیدے سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ ملائشیا کی کنسلٹیٹو کونسل نے جس کے اراکین بدھ، عیسائی، ہندو اور سکھ ہیں یہ بات اصرار سے کہی ہے اور انہوں نے اپنا یہ عندیہ ایک یادداشت کے ذریعے ڈپٹی پرائم منسٹر غفار بابا کو ۱۹۹۲ء کے جنوری میں پیش کر دیا تھا۔ اس کونسل کے صدر نے اس بات کو دہرایا ہے کہ کوئی اخلاقی تعلیم مذہب کی بنیاد کے بغیر قائم نہیں ہوسکتی۔ وزیر فانگ نے کہا کہ اخلاقی تعلیم اس لئے شروع کی جارہی ہے کہ طلباء کو بااصول بنایا جائے اور ان کی اخلاقی اقدار کو بلند کیا جائے۔

ائربس

بل کلنٹن صدر امریکہ نے کہا ہے کہ یا تو یورپ کے ممالک ایربس کو جو امدادی رقوم دیتے ہیں، دینی بند کر دیں یا پھر ہمیں اس کا بھرپور مقابلہ کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ میں اس معاملہ پر خاموشی اختیار نہیں کر سکتا۔ میں اس میں زندگی کا ثبوت دینے کے لئے تیار ہوں۔

اس بیان کے بعد فرانس نے امریکہ کے صدر پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگرچہ ابھی تک ہمیں اس بیان کے سرکاری طور پر حاصل کرنے کا تو موقع نہیں ملا لیکن یہ بات کہہ دینا ضروری ہے کہ اگر بل کلنٹن نے یہ بات کی ہے تو امریکہ اور یورپ کے تعلقات میں رخنہ پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۷ جولائی ۱۹۹۲ء کو امریکہ اور یوروپین کمیونٹی میں ایک معاہدہ طے پایا تھا کہ ہوائی سروس یا ہوائی انڈسٹری کو دی جانے والی سرکاری رقوم کو محدود کیا جائے۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا تو پہلے ہی ہو رہا ہے۔ اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ جہاں تک ہوائی جہازوں کی انڈسٹری کا تعلق ہے امریکہ میں کئی پروگراموں کے تحت ایسی فرموں کو امداد مل رہی ہے۔ جو کچھ ہم چاہتے وہ یہ ہے کہ ۱۷ جولائی کے معاہدے کے مطابق عمل کیا جاتا رہے اور سول جہازوں کو جن کی نشستیں ۱۰۰ سے زیادہ ہیں انہیں یہ امداد ملنی چاہیئے بلکہ ایسی سروس کو دوسرے ممالک تک بھی پھیلانا چاہیئے۔

جیسا کہ ہمارے قارئین سمجھ سکتے ہیں اگر ہوائی جہازوں کو یا ہوائی جہازوں کی انڈسٹری کو سرکاری طور پر کوئی امداد ملے گی تو بالآخر اس کا فائدہ مسافروں ہی کو ہوگا۔ امریکہ مختلف طریقوں سے اپنی ہوائی کمپنیوں کو یا ہوائی انڈسٹری کو امداد دے رہا ہے اسے صرف یوروپین ممالک ہی پیش نظر نہیں رکھنے چاہئیں مسافروں کی بھلائی کے لئے ایسے پروگراموں کو دوسرے ممالک تک بھی پھیلانا انسانی خدمت میں شامل ہوگا۔

مسٹر وسیم سجاد

سینیٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے الحمرا ہال میں انسٹیٹیوٹ آف لیڈرشپ اینڈ مینجمنٹ کی سالانہ تقسیم اسناد کے موقع پر مہمان خصوصی کی حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر پاکستان کو ایک مضبوط اور ترقی یافتہ ملک بنانا ہے تو ہماری قوم کی پہلی ترجیح حصول علم اور تحقیق ہونی چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ سارے تعلیمی میدان میں صفائی کی جائے۔ اور حصول تعلیم کو کرپشن اور سفارش سے پاک کیا جائے تاکہ صرف قابلیت اس سارے میدان پر چھا جائے۔ آپ نے مزید کہا کہ امریکہ یورپ جاپان نے اس لئے بے پناہ ترقی کی ہے کہ انہوں نے حصول علم اور تحقیق کو اپنے معاشرے میں لمبے عرصے کے منصوبے دیئے انہوں نے کہا کہ اس کے مقابلے میں ہمارے معاشرے میں حصول علم کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ نہ اس سے کسی کو محبت ہے۔ یہاں لائبریریوں میں جانے کا رواج نہیں ہے اور اس طرح ادبی اجتماع بھی نہیں ہوتے جب کہ ویڈیو کی دکانیں فلمیں دیکھنے والوں سے بھری پڑی ہیں اور سیاسی اور فرقہ وارانہ اجتماعات اور جلوس روزمرہ کا حصہ ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ علامہ محمد اقبال کو یہ دیکھ کر انتہائی رنج ہوتا تھا کہ مسلمانوں کے علوم کے خزانے یورپ میں منتقل کر دیئے گئے اور یہ اس بات کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں نے حصول علم اور تحقیق سے اپنے آپ کو الگ کر لیا۔ انہوں نے مزید کہا اگر یہ خزانے اسی قوم کے پاس رہنے دیئے جاتے تو یہ تو بھی کے باعث یہ تباہ ہو جاتے۔ انہوں نے اس بات کا بھی رونا رویا کہ یہاں ایک نیا رویہ پنپ رہا ہے جس کے نتیجہ میں مالدار لوگوں، صاحب اقتدار اور دوسروں کو دبانے والی طاقتوں کو اہمیت دی جاتی ہے لیکن تعلیم سے تعلق رکھنے والے اور اہل علم کو کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں پوچھتا۔ انہوں نے مزید کہا جب تک طلباء کے ہاتھ میں کتابوں کی بجائے کلاشنکوف ہوگا قومی ترقی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا انہوں نے مزید کہا کہ غلط طریق تعلیم اور دوسروں پر انحصار ہمارے جملہ مسائل کا سبب ہیں۔ اس بات کا بہت امکان ہے کہ امریکی امداد کا بند ہونا ہمارے لئے خفیہ برکات کا باعث بنے کیونکہ اس طرح ہم اقتصادی خود انحصاری کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے ہاں اہلیت اور قابلیت کی کمی نہیں ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اہل علم کی قدر کرنا سیکھیں۔

ایران/اسرائیل - اسلحہ سازی

اسرائیل کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ وہ ایران کی اسلحہ سازی خاص طور پر جوہری توانائی کے سلسلے میں ہر کوشش کے متعلق پوری طرح معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اسے شک ہے کہ ایران جوہری توانائی کا اسلحہ تیار کر رہا ہے۔ وزیر موصوف نیویارک میں ٹیلی وژن پر ایک انٹرویو دے رہے تھے جس میں انہوں نے کہا کہ ایرانی حکومت اس فلسفے کے ماتحت کام کر رہی ہے کہ نتائج ذرائع کا جواز ہوتے ہیں۔ یعنی اصل بات نتیجہ خیزی ہے۔ جو کچھ ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ جن ذرائع سے بھی کیا جا سکے کر لینا چاہیئے۔ یہ کہنا کہ یہ ذریعہ درست نہیں ہے غلط بات ہے۔ اگر نتیجہ درست ہے۔ تو ذریعہ بہر حال درست ہوگا۔ شمعون پیریز اسرائیل کے وزیر خارجہ نے کہا کہ یہ ہے وہ فلاسفی جس پر ایران عمل درآمد کر رہا ہے۔ مسٹر پیریز نے اسلامی بنیاد پرستی اور انتہا پسندی کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اگر اب جلدی سے امن قائم نہ کیا جا سکا تو مشرق وسطیٰ میں ہر قسم کا اسلحہ جمع ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور یہاں میزائیل کی خاصی بہتات نظر آنے لگے گی اور پھر اس سارے اسلحہ کو اور سارے علاقے کو اسلامی انتہا پرست کنٹرول کریں گے۔ انہوں نے ان باتوں کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ امن و امان کے لئے کسی صورت میں کسی مذہب کی انتہا پسندی کام نہیں آسکتی۔

اگر مشرق وسطیٰ کو انتہا پسند مسلمانوں کا علاقہ بنا دیا گیا تو نہ صرف اس علاقے میں بلکہ دنیا بھر میں مشکلات پیدا ہوں گی۔ اور اگر جلد جلد اس سلسلے میں کوئی قدم نہ اٹھایا گیا تو یقین سے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ یہاں جوہری اسلحہ خاصی تعداد میں فراہم کر دیا جائے گا۔ جو ساری دنیا کے لئے مضرت رساں ثابت ہو سکتا ہے۔

ہریالی کانفرنس

اقوام متحدہ کے ڈویلپمنٹ فنڈ برائے خواتین کی ڈائریکٹر مس شیرن کیپیلنگ آلا کیچا نے گذشتہ روز لاہور میں ہریالی کی دوسری سالانہ کانفرنس کے موقع پر کہا کہ ارتھ کانفرنس نے جو فیصلے کئے تھے وہ ماحولیاتی آلودگی کو روکنے میں عام طور پر مفید ثابت ہوں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت اور غیر سرکاری تنظیموں پر یہ بات لازم آتی ہے کہ وہ ان تمام فیصلہ جات پر عمل درآمد کریں۔ انہوں نے اس دوسری نیشنل ہریالی کانفرنس کے دوسرے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ارتھ کانفرنس کے چارٹر میں خواندگی کا بھی ذکر آتا ہے اور یہاں خواندگی سے یہ مطلب ہے کہ انسان کو لکھنا اور پڑھنا آتا ہو۔ اس کام کی تکمیل امید ہے کہ اس صدی کے اختتام تک ہو سکے گی۔

ارتھ کانفرنس کے چارٹر کی ایک اردو نقل عورت فاؤنڈیشن کو دے دی جائے گی۔ یہ فاؤنڈیشن ہریالی دوئم کا اہتمام کر رہی ہے۔ اس چارٹر کے ذریعے وہ اپنی خواتین کو توجہ دلا سکیں گی۔ خاص طور پر دیہات میں کہ انہیں لکھنا اور پڑھنا آنا چاہیئے اور سال ۲۰۰۰ء تک ہر عورت لکھنے پڑھنے کے قابل ہو جانی چاہیئے۔ مس آلا کیچا نے کہا کہ حکومتیں غیر سرکاری تنظیمیں سیاسی پارٹیاں، خواتین کی تنظیمیں یہ سب کی سب اس بات کی ذمہ دار ہیں کہ دیہاتی علاقوں کو ارتھ کانفرنس کے مشوروں سے آگاہ کریں۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی ضروری ہے کہ کسان عورتوں کو چاہیئے کہ وہ خود مل جل کر اپنی بہبود کے لئے پالیسیاں ترتیب دیں۔ ہریالی دوئم عورت فاؤنڈیشن کی طرف سے منعقد کی گئی دوسری کانفرنس ہے جہاں پر چاروں صوبوں کی خواتین خاص طور پر زراعت میں مشغول خواتین شرکت کر رہی ہیں اور بتایا گیا ہے کہ اس کانفرنس کا مطلب یہ ہے کہ زراعت کرنے والے لوگوں کی مشکلات اور ان کے مسائل اجاگر کئے جائیں۔ زراعت کرتے والی خواتین کا سب سے بڑا مسئلہ جو اس موقعہ پر سامنے لایا گیا یہ ہے کہ انہیں صاف پانی میسر نہیں آتا۔ اور اسی طرح صحت اور تعلیم کے لئے آسانیاں مہیا نہیں کی جاتیں۔ بلوچستان کی چند ایک عورتوں نے اس بات کی بھی شکایت کی کہ پینے کا پانی مہیا کرنے کے لئے انہیں میل ہا میل تک پیدل چل کر جانا پڑتا ہے۔ یہی مسئلہ سندھ کے اندرونی حصے کی خواتین اور سرحد کی خواتین نے بھی پیش کیا۔

کشمیر/یو این او

منگل کے روز آل انڈیا ریڈیو نے یہ خبر نشر کی کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر بطرس غالی نے کہا ہے کہ یہ عالمی تنظیم یعنی اقوام متحدہ کشمیر کے مسئلے میں کسی صورت میں بھی مداخلت نہیں کرے گی۔ یہ مسئلہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ہے اور وہی جسطرح بھی چاہیں گے اسے سلجھائیں گے۔ مسٹر غالی نے ٹوکیو میں جمعرات کے روز اخبار نویسوں کو بتلایا کہ اقوام متحدہ اس وقت تک کسی مسئلے میں دخل نہیں دیتی جب تک مسئلے سے تعلق رکھنے والے تمام لوگ اسکی اپیل نہیں کرتے مقصد یہ تھا کہ جب تک ہندوستان اور پاکستان دونوں کشمیر کے مسئلے کے حل کے لئے اقوام متحدہ سے درخواست نہ کریں اس وقت تک اقوام متحدہ اس مسئلے میں ہاتھ نہیں ڈالے گی۔ ڈاکٹر غالی نے کہا کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو غیر جانبدار رہنا پڑتا ہے اور تمام معاملات کو غیر جانبداری ہی سے دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ سرینگر سے جو رپورٹیں ملی ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستانی فوج کا ایک کنوائے جسمیں دس گاڑیاں شامل تھیں اور جو جموں کی طرف جا رہا تھا کی ایک گاڑی لینڈ مائن کی وجہ سے ختم ہو گئی۔ وہ گاڑی بالکل تباہ ہو گئی اور کئی فوجی جو اس پر سوار تھے مارے گئے یا زخمی ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ مارے جانے والوں کی صحیح تعداد کا علم نہیں ہو سکا۔ اس دوران ہندوستانی فوجیوں نے جو لالہ رخ ہوٹل پر متعین ہیں۔ ان پر مجاہدین نے ہینڈ گرینیڈ سے حملہ کیا اور اس طرح انہیں خاصا نقصان پہنچایا ان کے آدمیوں کو بھی اور ان کے ساز و سامان کو بھی۔ بتایا گیا ہے کہ یہ ہوٹل بھی کسی حد تک ٹوٹ پھوٹ گیا اسکے جواب میں ہندوستانی فوجیوں نے گولیاں برسانی شروع کر دیں جس سے مجاہدین کو نقصان تو ہوا۔ لیکن کم اور وہ اسلئے کہ وہ ایک جگہ کو کچھ عرصہ پہلے چھوڑ چکے تھے۔ ہندوستانی فوجیوں کو اس جگہ پر نہ صرف ناکامی ظاہر ہوئی بلکہ انہیں اپنے دو ہلاک شدہ افراد کو ساتھ لے کر واپس جانا پڑا۔

ایک واقعہ

ڈاکٹر صفدر محمود کہتے ہیں انسانی حقوق کی پاسداری کے سلسلے میں مجھے ایک دلچسپ واقعہ یاد آرہا ہے۔ جون ۱۹۹۱ء میں میں ایک عالمی سیمینار میں حصہ لینے کے لئے سان فرانسسکو گیا۔ اس سیمینار میں امریکی دانشور بھی مدعو تھے اور ایشیا کے لوگ بھی۔

سیمینار کے آغاز سے ایک روز پہلے میں نے ٹی وی لگایا تو ایک بڑی دلچسپ خبر سنی۔ کیلیفورنیا کی ریاست تعمیر پر خاصا دقت خرچ کرتی ہے۔ چنانچہ ایسا کرنے کے لئے سارا سال درخت کاٹنے کی مہم جاری رہتی ہے۔ اس خبر میں بتایا گیا تھا کہ جب ایک جنگل میں درخت کاٹے جا رہے تھے تو جنگل کے ایک ماہر کو اچانک پتہ چلا کہ وہاں ایک اُلو جس کا مستقل آشیانہ وہاں موجود تھا اسے دیکھا گیا کہ وہ اداس ہو گیا ہے کیونکہ درختوں کو کاٹنے کا عمل اس کے قریب تر آگیا تھا۔ اس الو کی اداسی کی وجہ سے کیلیفورنیا کی حکومت نے درختوں کا کاٹنا بند کر دیا جس کے نتیجہ میں عمارتی لکڑی کی قیمت بہت زیادہ بڑھ گئی۔ اور قدرتی طور پر اس کے نتیجہ میں تعمیرات کی لاگت بھی بہت اونچی نکل گئی۔ اگلے روز جب سیمینار کے دوران چائے کا وقفہ ہوا تو میں نے اس خبر سے متعلق بڑے بڑے امریکی پروفیسروں سے بات کی جو یہ خبر سن کر انتہائی طور پر خوش ہوئے۔ میں نے ان سے ایک سوال پوچھا کہ ایک پرندے کے بدلے آپ لوگوں نے درختوں کا کاٹنا بند کر دیا۔ اور عمارتی لکڑی کی قیمتوں میں بھاری اضافہ برداشت کر لیا۔ لیکن آج سے چار پانچ ماہ قبل آپ لوگ اس وقت کیوں خاموش تھے جب معصوم عراقی شہریوں کو ہلاک کیا جا رہا تھا اور وہ ہلاکت آپ کے فوجیوں کے ہاتھوں سے ہو رہی تھی۔ کیا ایک پرندہ آپ کو ایک مسلمان کی زندگی سے زیادہ محبوب ہے۔ قدرتی طور پر ان لوگوں کے چہرے کے رنگ بدل گئے۔ یہ ایک چھوٹا سا واقعہ امریکہ کے انسانی حقوق کے متعلق خیالات پر روشنی ڈالتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منور احمد قاسم

غفلت اور نجات

ایک سوال یہ ہے کہ غفلت کیا ہے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ نجات کیا ہے اور ان کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ پہلے سوال کا جواب تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے لاپرواہی اور بے رغبتی کے ساتھ ساتھ اپنے فرائض منصبی سے بھی لاپرواہی اختیار کرنا اور ان کو پوری دلچسپی اور توجہ سے ادا نہ کرنا غفلت ہے۔

دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ ہر قسم کے دکھوں اور تکالیف سے نجات یا بچاؤ کی صورت۔ غفلت اور نجات کا گناہوں سے قریبی تعلق ہے۔ دراصل گناہ غفلت کی کوکھ سے جنم لیتا ہے اور پھر اپنے لازمی نتیجہ کے طور پر نجات کے دروازہ کو بند کرتا ہے۔ پس غفلت اور نجات کا باہمی تعلق واضح ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت اور لاپرواہی دکھوں کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ کیونکہ ذکر الٰہی سے دلوں میں سکون اور اطمینان کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور اس طرح زندگی کو ایک نیا عزم اور حوصلہ ملتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان ہر قسم کی مادی اور روحانی مشکلات پر غالب آنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ پھر ذکر الٰہی کے باعث اس کی تھوڑی سی کوشش اور توجہ میں بھی بہت زیادہ برکت پڑ جاتی ہے۔ اور انسان مختصر سے عرصہ میں کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے۔ وہ مادی اور روحانی دونوں طرح کی رفعتیں حاصل کر لیتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ مسجودِ ملائک بن جاتا ہے۔ اور ایک روشن ترین ستارے کی مانند بیشمار دوسرے انسانوں کی ہدایت اور نجات کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

اس کے بالمقابل جب انسان ذکر الٰہی سے غفلت اور لاپرواہی اختیار کر لیتا ہے تو اس کے قلب و روح سے سکون اور اطمینان کی کیفیت یکسر غائب ہو جاتی اور پھر بے یقینی اور بے چینی کا جہنم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح رفتہ رفتہ گناہوں کی طرف رغبت بڑھتی چلی جاتی ہے اور پھر آخر کار نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ وہ انسان شیطان مجسم بن جاتا ہے۔ اور نہ صرف خود گمراہ ہو جاتا ہے بلکہ بے شمار دوسرے انسانوں کی گمراہی کا باعث بھی بنتا ہے۔

ذکر الٰہی کے بارہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"ہم یہ نہیں کہتے کہ زراعت والا زراعت کو اور تجارت والا تجارت کو ملازمت والا ملازمت کو اور صنعت و حرفت والا اپنے کاروبار کو ترک کر دے اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جائے۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ۔۔۔۔ دست با کار دل بایار والی بات ہو۔ تاجر اپنے کاروبار تجارت میں اور زمیندار اپنے امور زراعت میں اور بادشاہ اپنے تخت حکومت پر بیٹھ کر۔ غرض جو جس کام میں ہے اپنے کاموں میں خدا کو نصب العین رکھے اور اس کی عظمت اور جبروت کو پیش نظر رکھ کر اس کے احکام اور اوامر و نواہی کا لحاظ رکھتے ہوئے جو چاہے کرے۔ اللہ سے ڈر اور سب کچھ کر۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵۵)

اکثر صوفیاء کا کہنا ہے کہ

جو دم غافل سو دم کافر

یعنی اگر کسی انسان نے ایک سانس بھی ذکر الٰہی سے غفلت کی حالت میں لے لیا تو اس کا وہ سانس کفر کی حالت میں شمار ہو گا۔ اس بارہ میں یہ بھی ایک نہایت ہی پیاری نصیحت ہے کہ ؎

یک لحظہ از یادِ خدا غافل مشو

یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ رہو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول فرماتے ہیں۔

"غفلت کو چھوڑ دو۔ کیونکہ غفلت گناہوں کی جڑ ہے۔ ورنہ اگر اگر غفلت اور خدا کی صفات سے بے علمی اور بے ایمانی نہیں تو کیا وجہ ہے کہ خدا کو قادر و مقتدر اور احکم الحاکمین علیم و خبیر اور اخذ شدید والا مان کر اور یقین کر کے بھی اس سے گناہ سرزد ہو۔"

(الفضل مورخہ ۸ فروری ۹۳ء صفحہ ۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی غفلت سے بچائے اور حقیقی اور دائمی نجات کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔

(اے خدا تو ایسا ہی کر)

ایک چھوٹی سی بات

مکرمہ یاسمین تبسم صاحبہ لاہور سے لکھتی ہیں:

"ایک چھوٹی سی بات" بہت مفید سلسلہ ہے جس میں میرے جیسے جنہیں شائد کبھی بھی لکھنے کا موقع نہ ملتا کچھ لکھ سکتے ہیں۔ میں بھی ایک چھوٹی سی بات لکھ رہی ہوں اگر اشاعت کے قابل ہو تو شائع کر کے شکریہ کا موقع دیں۔

ایک دفعہ میں اپنے بچوں کے ساتھ اپنے عزیزوں کے گھر کچھ دن رہنے کے لئے گئی۔ وہاں بچوں کو کھانسی زکام کی شکایت ہو گئی تو میں نے اہل خانہ سے دوائی مانگی تو مجھے کھانسی کی دوائی دی گئی میں نے خود بوتل پر لکھا ہوا پڑھا کمپنی کی طرف سے دوائی کا نام اور دیگر ہدایات لکھی ہوئی تھیں پہلے میں نے اپنے چھوٹے بیٹے بعمر ایک سال کو پلائی اس نے دوائی منہ سے نکال دی پھر دوسری دفعہ دی تو وہ بھی نکال دی پھر میں اس کو چھوڑ کے اپنی بیٹی ثمرہ کو دوائی پلانے لگی تو اس نے دوائی چکھتے ہی کہنا شروع کر دیا یہ سرسوں کا تیل ہے۔ میں نے اسے ڈانٹا دوائی ہے تیل نہیں ہے۔ پھر دوسرا چمچ پلانے لگی لیکن بچی اصرار کر رہی تھی میں نے نہیں پینی یہ تیل ہے۔ خیر پھر میں نے خود چکھی تو واقعی سرسوں کا تیل تھا خدا کا شکر ہے کہ مٹی کا تیل یا کچھ اور نہیں تھا۔

بظاہر تو یہ چھوٹی سی بات ہے لیکن اس سے بڑا نقصان بھی ہو سکتا ہے اس لئے اگر کبھی دوائی والی شیشی میں ہی کچھ ڈالنے کی ضرورت پیش آ جائے تو دوائی کا لیبل اتار دینا چاہیئے اور بوتل میں ڈالی گئی چیز کا نام بوتل پر لکھ دینا چاہیئے۔

مکرم مرزا اسلام احمد شمس صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں:

ایک چھوٹی سی بات جو بظاہر چھوٹی لیکن درحقیقت بہت بڑی ہے۔

عام معاشرتی تعلقات اور بالخصوص رشتہ داری اور خاندانی تعلقات کی عمارت کچھ اس طرح کی ہوتی ہے کہ ملتے ملاتے رہنے سے یہ خوبصورت اور مضبوط تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور جوں جوں باہمی میل جول میں کمی واقع ہوتی ہے اس میں کشیدگی کی خفیف سی لکیریں ابھرنا شروع ہو جاتی ہیں جو بالآخر دراڑوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور اگر بروقت کوئی تدبیر نہ کی جائے تو وہی ہنستی بستی خوبصورت عمارت کسی وقت میں ویران کھنڈر کا نقشہ پیش کرنے لگتی ہے۔ اور اس کھنڈر کی تاریخ کو جاننے والے کہتے ہیں کہ فلاں دور میں یہ عمارت بڑی خوبصورت، بہت مضبوط اور عالیشان ہوا کرتی تھی۔ جیسا کہ بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں میں تو بڑا اتفاق تھا، ان میں تو بہت محبت اور ہمدردی ہوا کرتی تھی۔ ہم لوگوں کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔

آج کے انسان کو اتنی فرصت کہاں ہے کہ وہ "بے مقصد" کسی عزیز، رشتہ دار کے ہاں جا کر اس کی خیریت دریافت کرتا پھرے۔ ہر راہ علیک سلیک ہو جائے تو اسے ہی بڑی غنیمت سمجھا جاتا ہے۔ پس اب تو اظہارِ تعلقات کے لئے دو ہی مواقع رہ گئے ہیں، شادی اور مرگ۔ اور جو شخص ان مواقع پر بھی اپنے اعزاء و اقرباء میں سلسلۂ آمد و رفت ترک کر دے تو اسے کیا کہیے گا؟

بقیہ: صـ ۳

بھی کسی صورت میں جہاد نہیں تھی۔ یہ لوگ آپس میں لڑ رہے تھے تاکہ ایک دوسرے سے اقتدار میں بڑھ جائیں۔

اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہر وہ جنگ جو مسلمان لڑے اسے جہاد نہیں کہا جا سکتا۔ اور ہمیں اپنے دشمنوں کو یہ موقعہ نہیں دینا چاہیئے کہ وہ اسلام کو برے نام سے یاد کریں۔

آئیے ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہیں اور اس سے دعا کریں۔ نہایت عجز و انکسار کے ساتھ کہ وہ کشمیر کی آزادی کے مجاہدین کو افغانیوں کے آپس میں لڑنے کی مثال بننے سے محفوظ رکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلانِ نکاح

○ مکرم ندیم احمد صاحب کیمیکل انجینئر ابن مکرم مبارک احمد صاحب کھوکھر سابق صدر جماعت احمدیہ آکسفورڈ (یو۔کے) کا نکاح ہمراہ محترمہ سمیعہ منان ایم ایس سی بنت چوہدری عبدالمنان صاحب گھمنڈ مقیم بورے والا ضلع وہاڑی بعوض پانچ ہزار برطانوی پونڈ حق مہر مکرم رانا محمد ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ گگو منڈی نے بیت الحمد بورے والا میں مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۹۳ء بعد عصر پڑھایا۔ عبدالمنان صاحب گھمنڈ نے بفضلہ تعالیٰ نصرت جہاں سکیم کے تحت سیرالیون میں خدمات سرانجام دی ہیں احباب اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی

○ مکرم ڈاکٹر میر شریف احمد صاحب کی تقریب شادی ہمراہ محترمہ ثمرۃ الحئی بنت مکرم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی مورخہ ۹ جنوری ۱۹۹۳ء کو نیوجرسی، امریکہ میں منعقد ہوئی۔ دوسرے دن ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ دولہا مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم مربی سلسلہ کے بیٹے اور مکرم صلاح محمد صاحب، جو علاقہ پونچھ کشمیر کے قدیم احمدیوں میں سے تھے کے پوتے ہیں اور محترمہ ثمرہ صاحبہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کی نواسی اور مکرم صوفی خدابخش صاحب زیروی کی پوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے باعثِ برکت بنائے۔

ولادت

○ مکرم محمد یار صاحب حال جرمنی ابن مکرم محمد حیات صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ ادرحماں کو اللہ تعالیٰ نے ۱۷ اگست ۹۲ء کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی وقفِ نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام "سارہ لیلیٰ" تجویز فرمایا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سید عبدالحئی شاہ صاحب حال ناروے کو مورخہ یکم فروری ۹۳ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ ازراہِ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "سید ریان احمد شاہ" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سید شمس الحق صاحب کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب آف ناروے کا نواسہ ہے۔ بچہ وقفِ نو میں شامل ہے۔

○ مکرم خورشید احمد بشیر صاحب ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۷ جنوری ۱۹۹۳ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود کا نام "نوید احمد خورشید" رکھا گیا ہے

احباب ان کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواستِ دعا

محترم محمد سلیم احمد صاحب محتسب امور عامہ لکھتے ہیں کہ میری اہلیہ طاہرہ تسنیم صاحبہ کا مورخہ ۳ مارچ ۹۳ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کولہے کی ہڈی کا اپریشن ہوگا جو محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کریں گے۔ اس سے پہلے بھی فیصل آباد میں اپریشن ہوا تھا لیکن کامیاب نہیں ہوا۔

احباب جماعت کی خدمت میں موصوفہ کے اپریشن کی کامیابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ امۃ اللہ سلیم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دنیاپور پر ایک مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں باعزت بریت عطا فرمائے۔

○ مکرم نصیر الدین بھٹی صاحب ربوہ کا بیٹا فہیم احمد بعمر پانچ ماہ عرصہ تین ماہ سے تلی اور جگر کے بڑھ جانے کی وجہ سے شدید بیمار چلا آرہا ہے۔ کافی علاج کے باوجود کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔

○ مکرم چوہدری ریاض احمد چوہان صاحب نمبردار چک نمبر ۱۵/DB ضلع میانوالی پاؤں پر زخم ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم مجید احمد خان صاحب دارالبرکات ربوہ کی اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب چند ماہ سے اُن کی حالت کافی تشویشناک ہے۔ آج کل فضل عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال

○ مکرم محمد انوار الحق صاحب مغلپورہ لاہور کے خالو مکرم روشن الدین صاحب آف تترگڑی ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۱۸ فروری ۹۳ء کو وفات پا گئے۔ بڑے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ کا جنازہ مقامی جماعت میں پڑھایا گیا اور مقامی احمدیہ قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

بقیہ ص ۱

کو بدل کر محض خدا کے لئے یا بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے اس کام کے کرنے کی نیت کرے گا اور بدی کو نیکی سے بدل دے گا۔"

(از خطبہ مطبوعہ الفضل ۱۸ نومبر ۱۹۸۴ء)

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام صائمہ سلیم سے بدل کر صائمہ نورین رکھ لیا ہے۔ اسلئے آئندہ مجھے اسی نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

صائمہ نورین بنت چوہدری مبارک احمد سلیم
مصباح منزل چنیوٹ ضلع جھنگ

بقیہ ص ۱ کالم ۴

شرقی سمت محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے جنازہ پڑھایا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ اس کے بعد قبرستان عام ۲ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامڑی صدر محلہ دارالنصر غربی ربوہ نے دعا کروائی۔ محترم چوہدری سراج دین صاحب مکرم مبارک احمد صاحب خالد مینیجر و پبلشر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان اور مکرم منیر احمد صاحب رکن ادارہ الفضل کے والد محترم تھے۔

آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ ملنسار، خوش طبع عبادت گزار اور سلسلہ اور امامت سے محبت رکھنے والے تھے آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں جن میں سے ایک بیٹی اور ایک بیٹے کے علاوہ سب شادی شدہ ہیں۔

احباب کرام سے ان کی بلندیٔ درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

قائدین توجہ فرمائیں

اگر آپ نے سال ۹۳-۱۹۹۲ء کی تجنید ابھی تک مرکز نہیں بھجوائی تو براہِ کرم فوری ارسال فرمائیں۔ شکریہ

مہتمم تجنید خدام احمدیہ پاکستان

تحریک جدید کی ذمہ داری
ہر مخلص احمدی کی ذمہ داری ہے

"خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا بلکہ وہ افراد سے یہ پوچھے گا کہ تم کیسے تھے۔ اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سُست ہوگا اور ان کی سُستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصّہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص سیکرٹری اور پریذیڈنٹ تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سُستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے۔ کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہئے کہ اس نے تحریک جدید میں حصّہ لے لیا ہو بلکہ اُسے اُس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصّہ نہ لے لیں۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

رمضان المبارک میں اوقاتِ کار
صبح ۸ بجے تا ۴½ بجے شام
جمعۃ المبارک
وقفہ ۱۲ بجے تا ۲½ بجے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
فون
۶۳۴ ـــــ ۵۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۲، مارچ آج صبح سے دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ سردی قدرے کم ہے۔

○ نئی دہلی میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے ممبر پارلیمنٹ اپنے لیڈر ایل کے ایڈوانی کی سربراہی میں صدر مملکت سے ملے۔ اور ایک میمورنڈم انہیں پیش کیا۔ جس میں اس بات کی شکایت کی گئی کہ نئی دہلی کی حکومت یعنی وفاقی حکومت ان کے ساتھ مناسب سلوک نہیں کر رہی اور انہیں دبانے کی کوشش کر رہی ہے۔

○ دبئی کے حکام نے بتایا ہے کہ عرب متحدہ امارات نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام ایسی جماعتیں جو ان ریاستوں میں باضابطہ طور پر رجسٹرڈ نہیں ہیں انہیں فوری طور پر بند کر دیا جائے۔ متعلقہ وزارت نے اس سلسلے میں ایک مکمل سکیم تیار کر لی ہے جس کے ذریعے وہ تمام جماعتوں کا جائزہ لے گی اور فوری طور پر ایسی تمام جماعتوں پر پابندی لگا دے گی جنہوں نے اپنے آپ کو ملکی قانون کے مطابق رجسٹر نہیں کرایا ہے۔

○ وزیر اعظم جاپان نے جرمن چانسلر ہلمٹ کوہل کو گذشتہ روز سرکاری طور پر دعوت دی اور اس موقعہ پر جرمنی کے چانسلر نے کہا کہ جاپان اور جرمنی کی تاریخ اس بات کا مطالبہ کرتی ہے کہ وہ دونوں ملک امن عالم کی ذمہ داری اٹھائیں۔ ان دونوں ملکوں میں ایسا تعاون ہونا چاہیے کہ وہ اقوام متحدہ کو مضبوط سے مضبوط تر کر سکیں تاکہ عالمی برادری کو مل جل کر امن فراہم کیا جا سکے۔

○ حکمت یار نے کہا ہے کہ افغان حکومت امن کے لئے سنجیدہ نہیں ہے اور وہ اگر امن کے لئے سنجیدہ ہوتی تو صدر مملکت افغان دوسروں کے گھروں پر حملہ کرنے کی بجائے ان سے امن کی گفتگو کرتے۔ یہ بات انہوں نے ایسے حالات میں کہی جبکہ پروفیسر ربانی کی حکومت کے وفادار فوجیوں نے حزب پر حملہ کیا۔ پروفیسر ربانی قیام امن ہی کے سلسلے میں پاکستان آئے ہوئے ہیں۔

○ واشنگٹن میں پاکستانی سفارتخانے کے ایک نمائندہ نے امریکہ کے اس الزام کو مسترد کر دیا ہے کہ غیر ملکیوں کو امریکہ میں لانے کے عمل میں پاکستانی حکومت کا بھی ہاتھ ہے۔ اور بیرونی ممالک کی ہوائی پروازیں اس سلسلے میں خلاف قانون کام کر رہی ہیں۔ سفارتخانے کے نمائندے نے کہا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ امریکہ میں بہت سے غیر ملکی غیر قانونی طور رہائش پذیر ہیں اور ان لوگوں میں پاکستانی بھی شامل ہیں۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ پاکستانی حکومت غیر قانونی طور پر لوگوں کو امریکہ میں داخل ہونے میں مدد دیتی ہے۔

○ روس کے صدر بورس یلسن نے روس کی قدامت پسند پارلیمنٹ کو اتوار کے روز متنبہ کیا کہ پارلیمنٹ ملک کو تباہی کی طرف لے جا رہی ہے اور انہوں نے کہا کہ میں بطور صدر اس پوزیشن کو کسی طور پر تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ یلسن اور پارلیمنٹ کا آپس میں جھگڑا بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے بہاولپور کو ایک زیادہ خوبصورت شہر بنانے کے لئے ۲۰ لاکھ روپے کی گرانٹ دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ گرانٹ بہاولپور ڈویژن کے کمشنر کو دی جائے گی اور انہیں کی نگرانی میں خرچ کی جائے گی۔

○ سابق آرمی چیف مرزا اسلم بیگ نے سپریم کورٹ کو سوموار کے روز بتایا کہ وہ عدلیہ کا بہت زیادہ احترام کرتے ہیں اور اسی طرح باقی تمام اداروں کا بھی جو بیان انہوں نے سپریم کورٹ کے فل بینچ کے سامنے پیش کیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے یہ کوشش تو کی تھی کہ عدلیہ سے یہ کہا جائے کہ یہ بات قومی مفاد میں ہے کہ ہم اپنے انتخابات کے وعدوں پر قائم رہیں۔ عدالت نے اس فیصلے کا اعلان کیا تو وہ جرنلسٹس اس سلسلے میں رپورٹنگ کر چکے ہیں۔ یعنی میٹ دی پریس کے موقعہ پر مرزا اسلم بیگ کی ۱۴ر فروری ۱۹۹۳ء کی تقریر کی رپورٹنگ کر چکے ہیں ان کے بیانات بھی لئے ہیں۔ یہ بیانات اٹارنی جنرل نے لئے ہیں اور منگل کے روز عدالت کے سامنے پیش کئے تھے۔

3 کلرک = 1 سیلز آفیسر

گریجوایٹ نوجوان ایک ہفتہ کی ٹریننگ سے سیلز آفیسر بن سکتے ہیں۔ تفصیلی معلومات کیلئے ملیں۔

سیلز مینجر
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون :- ۷۷۱ ـــ یا ـــ ۶۰۶ ـــ یا ـــ ۶۰۷

HOMEO COURSES ہومیو پیتھک کورسز

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	۶۵/-	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	۸۰/-	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	۸۵/-	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	۱۸۰/-	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	۱۸۵/-	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	۱۰۰/-	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	۸۵/-	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	۱۰۰/-	موٹاپا کورس
PILES COURSE	۴۵/-	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	۱۰۰/-	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	۵۰/-	تپدق کورس

ان کے علاوہ ۷۶ کیوریٹو ہومیو پیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں

سٹاکسٹ :- کراچی صدر : صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ - کنری : بلال میڈیکل سٹور - ملتان : ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ۔ صدر بازار ۔ فیصل آباد : کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار - لاہور : شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک ، کیوریٹو سٹور - اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس ۔ گوجرانوالہ : حافظ ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ اور ہیڈ برج ۔ سیالکوٹ : ڈان ڈرگ ہاؤس ۔ ریلوے روڈ ۔ کمیٹی بازار ۔ حویلیاں : ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ حویلیاں ۔ واہ کینٹ : طیب ہومیو پیتھک کلینک ۔ انوار چوک بہاولپور : طارق ہومیو میڈیسن کمپنی شاہدرہ بہاولپور ۔ میاں چنوں : محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ ۔ کوئٹہ : ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن ۔ غلام نبی روڈ ۔ پشاور : الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ ۔ شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ ۔ شیخوپورہ : لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ ۔ ساہیوال : خان ہومیو کلینک ۔ نزد ڈی ہسپتال ۔ راولپنڈی : جرمن ہومیو لیبارٹریز ۔ بوہڑ بازار ۔ گجرات : شاھیل ہومیو پیتھک سٹور ۔ فیصل گیٹ ۔ حیدر آباد : روبی میڈیکل سٹور ۔ چھوٹی گھٹی ۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ ۔ ربوہ پاکستان فون ۷۷۱ / ۶۰۶

ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں!

ہمیں اپنی مصنوعات بہائی سوپ ۔ فینائل ۔ آئل سپرے اینٹی ٹرمائیٹ وغیرہ کی سیل کے لئے مندرجہ ذیل اضلاع کے چھوٹے اور بڑے شہروں میں ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں :-

ربوہ ۔ فیصل آباد ۔ جھنگ ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔ سرگودہا ۔ خوشاب ۔ میانوالی بھکر ۔ گوجرانوالہ ۔ سیالکوٹ ۔ گجرات ۔ نارووال ۔

خواہش مند کاروباری احباب جو مالی طور پر مستحکم ہوں ۔ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں ۔

وارثیر کیمیکل کمپنی بالمقابل نئی جلسہ گاہ ۔ ربوہ

فون فیکٹری : ۶۱۵-۰۴۵۲۴ ـــ رہائش : ۳۴۰-۰۴۵۲۴